120096 ـ کسی معین یوم اور معین مقدار میں صدقہ دینے کا التزام کرنا

سوال

کسی معین یوم اور معین مقدار میں صدقہ دینے کا التزام کرنا

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

مسلمان شخص کا کسی معین وقت یا جگہ میں کوئی عبادت مخصوص کر لینا جو شریعت میں وارد نہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں یہ بدعت شمار نہیں ہو گی، لیکن اس کے لیے کچھ شروط ہیں:

اس میں یہ اعتقاد نہ رکھا جائے کہ وہ وقت اورجگہ کو کوئی معین فضیلت حاصل ہے، بلکہ وہ کسی حالت کی بنا پر ہو جو اسے پیش آ جائے جو اس تخصیص کا محتاج ہو.

اور پھر وہ جگہ شرکیہ اور وہاں میلہ وغیرہ نہ لگتا ہو اور نہ ہی وہاں قبر ہو.

احداث فی الدین یہ ہے کہ وہ عمل کرنے والا شخص احداث و اختراع سے اسے دین و شریعت میں اضافہ کا قصد کرے، یا پھر وہ اس کی جانب ذریعہ کا باعث بنتا ہو، تو اس صورت میں مسلمان بدعت میں واقع ہو گا.

ڈاکٹر محمد حسین جیزانی حفظہ اللہ کہتے ہیں:

" شرعی بدعت کے تین قسم کی قیود ہیں جس سے وہ مختص ہے، اور کوئی بھی چیز اس وقت تك بدعت نہیں ہو گی جب تك اس میں یہ تین نہ پائی جائیں وہ یہ ہیں:

اول:

احداث یعنی نئی چیز ایجاد کرنا.

دوم:

اس نئی ایجاد کردہ کو دین میں شامل اور اضافہ کر لیا جائے.

سوم:

یہ نئی چیز خاص یا عام طریق پر شرعی دلیل سے مستنبط نہ ہو....

یہ معنی تین اصولوں میں سے ایک کے ساتھ حاصل ہوتا ہے.

پہلا اصول:

ایسی چیز سے اللہ کا قرب حاصل کرنا جو مشروع نہیں.

دوسرا اصول:

نظام دین سے خارج ہونا.

تیسرا:

اس کے ساتھ تیسرا اصول یہ ملحق کیا جا سکتا ہے کہ وہ ذرائع جو اس بدعت تك جانے کا ذریعہ اور وسیلہ ہوں " انتہی مختصرا.

دیکھیں: قواعد معرفۃ البدع صفحہ (18 ـ 23).

رہا مسئلہ کہ کسی معین وقت اور جگہ عبادت کی عادت بنا لینا تا کہ اس میں عبادت کرنا آسان ہو، اور یہ اعتقاد نہ رکھا جائے کہ یہ لازم اور ضروری ہے، اور نہ ہی اس میں کوئی فضیلت ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں.

اس کی مثال یہ ہے کہ: کوئی شخص منگل کے دن روزہ رکھنے کی عادت بنا لے، کیونکہ اسے اس روز چھٹی ہوتی ہے اور روزہ رکھنا آسان ہو گا.

اور اسی طرح وہ شخص جو ہفتہ کی رات قیام کرنے کی عادت بنا لے کیونکہ اسے ہفتہ کے دن کام سے چھٹی ہوتی ہے.

اور اسی طرح کوئی شخص فارغ ہونے کی بنا پر مغرب اور عشاء کے درمیان قرآن مجید تلاوت کرنےکی عادت بنا لے، اور اسی طرح کی دوسری مثالیں بھی ہو سکتی ہیں، یہ سب جائز ہیں؛ کیونکہ دین میں نئی چیز ایجاد کرنے کا شبہ نہیں پایا جاتا اور اسی طرح اس میں کوئی ایسا ذریعہ بھی نہیں جو بدعت اور نئی چیز ایجاد کرنے کا وسیلہ بن سکے.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

بعض امام ہر رکعت اور ہر رات ایك معین مقدار میں قرآن مجید پڑھنے کا اہتمام کرتے ہیں، اس میں آپ کی رائے کیا

ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

میرے علم کے مطابق تو اس میں کچھ نہیں؛ کیونکہ یہ معاملہ امام کے اجتھاد پر ہے، اس لیے اگر امام دیکھے کہ مصلحت اسی میں ہے کہ وہ کچھ راتیں یا کچھ رکعات میں زیادہ قرآت کر لے کیونکہ وہ اس وقت ہشاش بشاش اور نشیط ہے اور اپنے آپ میں اس کی قوت دیکھتا ہے، اور اسے قرآت کرنے میں لذت اور سرور آ رہا ہے تو وہ کچھ آیات زیادہ تلاوت کر لے تا کہ اسے خود بھی فائدہ ہو اور اس کے پیچھے والے بھی فائدہ حاصل کریں، کیونکہ جب وہ اچھی آواز میں قرآت کریگا اور قرآت میں اس کا دل لگے اور اس میں خشوع اختیار کرے گا تو وہ اور اس کے پیچھے نماز ادا کرنے والے سب فائدہ اٹھائینگے، لہذا جب وہ کچھ رکعات میں بعض آیات زیادہ تلاوت کر لے یا بعض راتوں میں تو ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے، الحمد للہ اس معاملہ میں وسعت ہے " انتہی

دیکھیں: مجموع الفتاوی شیخ ابن باز (11 / 335).

اس بنا پر ہم آپ کے لیے کسی معین یوم میں معین مقدار کے ساتھ صدقہ کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے، تا کہ باقی ایام کے علاوہ اس میں آسانی ہو، نا کہ اس دن کی کوئی معین فضیلت کا مقصد ہو.

واللہ اعلم .